اگست

اعلیٰ حضرت شیخ الکل امین ملت امیر ملت قبلہ عالم حضرت الحاج مولانا پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ



بہ سرپرستی: زبدۃ العارفین شمس الملت مولانا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

نور احمد جالندھری
(ڈائریکٹر)

مدیر اعلیٰ
غلام رسول گوہر

نگران اعلیٰ
جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب

مقام اشاعت: کوٹ عثمان خاں قصور ضلع لاہور

بسرپرستی مولانا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
بہ نظر عنایت حضرت مولانا الحاج پیر سید محمد حسین شاہ صاحب
علیہ الرحمتہ
بہ ظل عاطفت حضرت مولانا الحاج پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

قصور

جلد ۶۰ بابت ماہ اگست ۷۲ء شمارہ ۹

مطابق رجب المرجب ۱۳۹۲ھ

مدیر مسئول: غلام رسول گوہر جماعتی
مدیر معاون: مولانا محمد عبد العزیز
نقشبندی مرتضائی

بدل اشتراک

سالانہ چندہ	۵ روپے
معاونین سے	۱۰ روپے
سرپرست حضرات سے	۲۰ روپے

مقام اشاعت: کوٹ عثمان خاں قصور

محمود حسن پرنٹر نے لاہور آرٹ پریس لاہور میں چھپوایا
غلام رسول گوہر ایڈیٹر و پبلشر نے کوٹ عثمان خاں قصور
سے شائع کیا

ترتیب

☐

اگر آپ کے اس رسالہ میں اس چوکور میں
سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب یہ ہے
کہ آپ کو اس رسالہ کے وصول ہونے
کے بعد آئندہ سال کے لیے

مبلغ ۵ روپے

فوراً ارسال کر دینے چاہئیں!

جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ ضرور بھیجیں!

عبدالوہاب زاہد
چشتی ۔ کراچی

سبک رو ہے براق برق رفتار شب اسریٰ

خدنگ ناز ادھر بھی اے کماندار شب اسریٰ
کہ ہم مشتاق تیرے ہم دل افگار شب اسریٰ

چلے ہیں آج سوئے عرش سرکار شب اسریٰ
زباں پر اس لئے ہیں آج افکار شب اسریٰ

زمانہ آج بھی ہے آئنہ دار شب اسریٰ
ابد آثار ہیں لاریب آثار شب اسریٰ

زمیں سے تا فلک چھایا ہوا ہے نور یزدانی
ہیں پروانے حرم کے شمع بردار شب اسریٰ

گئے عرش خدا کو اٹھ کے بیت امّ ہانی سے
وگرنہ نامکمل رہتا دربار شب اسریٰ

عناں بردار جبریل امیں ہیں مصطفیٰ راکب
سبک رو ہے براق برق رفتار شب اسریٰ

ہزاروں سال کی گردش ہوئی طے آن واحد میں
تھا اک نقطے پہ قائم دور پرکار شب اسریٰ

کسی پر یہ نیاز و ناز کا عقدہ نہیں کھلتا!
نہیں جز مصطفیٰ کوئی خبردار شب اسریٰ

تمہیں خیر قائم ہو تمھیں طٰسٓ خاتم ہو
تمہیں اک صاحب قرآں ہو سرکار شب اسریٰ

ابوبکر معظم تا ابد صدیق اکبر ہیں
وہی بوجہل ہے جسکو ہے انکار شب اسریٰ

ازل ہی میں محمد بن چکے تھے مشتری اسکے
تمامی انبیاء تھے گو خریدار شب اسریٰ

خدا جانے خدا و مصطفےٰ میں کیا ہوئیں باتیں
نہ سمجھا کوئی اب تک طرز گفتار شب اسریٰ

وہ اعدا کحل مازاغ البصر کی شان کیا جانیں
ہے جن کی آنکھ میں خواب گراں بار شب اسریٰ

غلاف کعبہ حق لیلۃ المعراج کی جھالر
کہ ذرات حرم ہیں دُرّ شہوار شب اسریٰ

منور کہکشاں ان سے شگفتہ گلستاں ان سے
ہیں فرش و عرش دونوں ظلِّ رخسار شب اسریٰ

خدا نے بخشش امت کا حضرت سے کیا وعدہ
ہیں اب بھی معتبر سب عہد و اقرار شب اسریٰ

منور کیوں نہ ہو میری نماز عشق کا سجدہ
جبین شوق میں زاہد ہیں انوار شب اسریٰ

تفسیر عصامی

جواہر البیان فی تفسیر القرآن

از قاضی محمد ارشاد الہٰی فیضی عصامی (مدظلہ العالی) ساکن لودے تحصیل گوجرخاں ضلع راولپنڈی

قرآن کی تلاوت میں ہنسی اور کھیل اور بروہ شے دیکھنا جو تلاوت میں غفلت کا موجب ہو مکروہ تحریمی ہے ۔ ہاں آیات رحمت سے بشارت لینا افضل و اولیٰ ہے ۔ اسی طرح آیات انذار پر بلکہ محض تلاوت پر گریہ و بکاء بہترین و محمود کردگار ہے ۔ چنانچہ نجاشی شاہ حبشہ کو کرامت و بزرگی اسی وجہ سے ملی تھی کہ قرآن سن کر اتنا روئے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی تھی ۔ اور بہت آیات و احادیث سے تلاوت قرآن میں اور اس کے سماع میں رونا وارد ہوا ہے ۔

اور قرآن پاک کی تلاوت کو غور و فکر، سمجھ اور تدبر سے پڑھنا چاہیئے کہ اس کی بڑی فضیلت آئی ہے ۔ اور ہر آیت پر ٹھہرنا چاہیئے کہ آیت رحمت ہے تو باری تعالیٰ سے سوال رحمت کرے اور آیت عذاب ہے تو خدا تعالیٰ سے اس عذاب کی پناہ مانگے اور آیت جلال و کبریائی رب آئے تو تسبیح پڑھے اور آیت دعا و استغفار پر دعا اور استغفار کرے ۔ محرر سطور عفا عنہ ربہ الغفور کا یہاں معمول بہا یہ ہے کہ وہی دعا بقصد دعا تین بار تکرار کے طور پر پڑھ لیتا ہے کہ دعا کا تین بار تکرار کرنا امر مستحسن و مستحب ہے ۔ جیسا کہ علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ مراقی الفلاح میں افادہ فرمایا ہے ۔ اور آیت تخویف میں بھی اس سے استعاذہ چاہیئے کہ خود حضور آقائے مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کی تلاوت ثابت ہوئی ہے ۔ جیسا کہ شرح شرعۃ الاسلام مطبوعہ مصر ص۶۶ میں اس کا بیان ہے ۔

قرأت قرآن باآواز بلند ایسی طرح کہ گلا پھٹنے نہ پائے احسن و اولیٰ ہے کہ اس میں سننے والے کو کو سماع قرآن کا ثواب ہوگا جو تلاوت پر زائد ہے ۔ یہاں تک کہ ایک مجمع کا اکھٹے ہو کر جہر سے پڑھنا بھی بھی احادیث سے ثابت ہے ۔ اتقان ص۱۲۵ میں اس پر تصریح موجود ہے ۔ مگر جب جہر میں دوسرے موانع شامل ہوں کہ بہت سے لوگ نہ سننے سے گنہگار ہو رہے ہوں یا اس کے علاوہ کئی امور مانع ہوں تو اس وقت آہستہ پڑھنا ہی افضل ہوگا ۔

تلاوت درستی کلمات اور حروف کے اپنے مخارج وصفات سے ادا کرنے کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو سکتا ہو بہت ضروری ہے کہ اگر صحیح ادا نہ کیا تو تغیر معنوی (معنوں کے بدل جانے سے) اسے کی وجہ سے تلاوت ناقص ہو کر موجب اثم بلکہ بعض مقامات پر بجزم اعتقاد سے کفر کی نوبت آتی ہے یہی حالت اعراب میں بھی ہے ۔ ہاں اگر معنی میں نقص نہ آیا ہو تو اثم نہ ہوگا مگر ثواب کی پھر بھی کمی ہوگی ۔ فقہاء نے باب زلۃ القاری میں ان مسائل کو بسط سے بیان کر دیا ہے ۔ فقیر

غفرلہ القدیر نے بھی اس سے متعلق فن قرات و تجوید میں فیض القاری بزبان فارسی نظم محبوب القاری نظم اردو میں اور فیض الباری لبیان احکام زلۃ القاری التحقیق النامی فی امامۃ العامی اور الارشاد فی الظاء والضاد اور تحقیق فیضیہ بر مذاکرہ علمیہ اور فیض المجید فی فن التجوید وغیرہ رسائل لکھ رکھے ہیں اور اس کا کچھ بیان تفسیر فاتحۃ الکتاب کی آیت غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے تحت بھی کیا ہے اگر تلاوت نماز میں ہے تو تغیر معنوی سے نماز فاسد ہو جائے گی - اور میرے نزدیک ان مسائل میں باتباع علامہ ابن الہمام وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم فقہاء معتمدین - قول متقدمین کا ہی قابل اخذ ہے نہ متاخرین کا کیونکہ متاخرین کے تو قواعد بھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکے - اس نکتہ کو خوب سمجھ لینا چاہیئے -

تلاوت قرآن پاک مصحف پر دیکھ کر پڑھنا زیادہ ثواب کا باعث ہے کہ اس میں نظر اور تلاوت کا دوہرا ثواب ہے اگرچہ حافظ القرآن ہی ہو -

اور حفظ کرنا فرض کفایہ ہے یہاں تک کہ ہر زمانے میں قرآن کی روایت کا تواتر ٹوٹنے نہ پائے اور اس میں بڑی برکتیں ہیں - الحمد للہ کہ مسکین وفقہ اللہ المعین کے خاندان میں کئی پشتوں سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ ہر زمانہ میں ایک حافظ القرآن موجود رہا ہے اور پہلا حافظ دنیا سے اس وقت تک نہیں اٹھایا گیا جب تک ایک اور حافظ تیار نہیں ہو چکا فالحمد للہ علی نعمائہ اور کچھ کچھ افراد دیگر علوم دینیہ میں مشغول و معروف ہیں چنانچہ اب بھی یہ نعمت الہیہ موجود ہے - خدائے قدوس ہمیشہ اس کو عاجز و مسکین کی اولاد میں میسر و موجود رکھے آمین اللہم ربنا آمین -

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم اللھم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم یا مجیب یا مجیب یا مجیب

قرآن پڑھا جا رہا ہو تو سننا واجب ہے اور اور مقام سجدہ پر قاری اور سامعین کو سجدہ کرنا واجب ہے اور وہ چودہ مقامات ہیں اور مفصل احکام سجدۂ تلاوت میں ایک مستقل رسالہ بنام رفع الغشاوہ عن احکام سجدۃ التلاوۃ مسکین وفقہ اللہ المعین نے لکھ رکھا ہے -

اوقات کے لحاظ سے اگر نماز میں ہے تو فریضہ افضل ہے پھر نوافل - اور بغیر نماز کے تلاوت کے لئے رات بہت افضل ہے پھر مغرب و عشاء کے درمیان کا وقت پھر صبح کے بعد پھر کسی نماز کے بعد یا پہلے جو وقت میسر آسکے - ایام سے یوم عرفہ - پھر جمعہ پھر پنجشنبہ - رمضان مبارک کا آخری عشرہ اور ذی الحجہ کا پہلا عشرہ افضل ہیں - باقی جب نصیب ہو وہی مسعود ہے -

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے معمول یوں ہے کہ شب جمعہ سے شروع اور پنجشنبہ کی رات کو ختم ہوتا اور افضل یہ ہے کہ ختم قرآن شروع رات کو یا ..... کو ہو - اور قرآن کا کسی وقت بھی پڑھنا مکروہ نہیں - البتہ اوقات مکروہہ میں بوجہ سجدہ تلاوت کے بعض نے اچھا نہیں جانا -

جو بعض نے بعد العصر مکروہ جانا ہے اس کی کچھ اصل نہیں جیسا کہ مولانا فتح محمد صاحب تائب نے خلاصۃ التفاسیر کے مقدمہ میں افادہ کیا ہے اور حضرت استاذی علیہ الرحمۃ بھی اس قول کو غیر معتمد ہی جانتے تھے - اور علامہ نازلی رحمۃ اللہ علیہ نے خزینۃ الاسرار ص۱۲۱ میں فرمایا

واما ما رواہ ابن ابی داؤد عن معاذ بن رفاعۃ عن مشائخہ انھم کرھوا القراءۃ بعد العصر والصبح فقالوا ھو دراسۃ یھود فغیر مقبول ولا اصل لہ انتہی

ترجمہ۔ اور جو ابن ابی داؤد نے معاذ بن رفاعہ سے روایت کیا کہ وہ اپنے مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عصر اور صبح کے بعد قرأت کو مکروہ جانا اور کہا کہ وہ یہود کا پڑھنا ہے تو یہ غیر مقبول ہے اور اس کی کچھ اصل نہیں۔

البتہ آج ۲۳ جولائی ۱۹۷۲ء مطابق ۱۱ جمادی الآخر ۱۳۹۲ھ اس قسط کے رسالہ انوار الصوفیہ میں اشاعت کے لئے بھیجنے ورق اول لکھ چکا تو حضرت علامہ قدوۃ السالکین راس السالکین جناب مولانا محمد عبد العلی رحمۃ اللہ علیہ ساکن مستال ضلع و تحصیل راولپنڈی کے فتاوای مبارکہ پر نظر پڑی تو اس میں علامہ سخاوی کی مقاصد حسنہ صہ ۱۸۸ سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے اصحاب کو نصیحت کرنا مذکور پایا اور اسے من عینہ مقاصد الحسنہ میں بچشم خود بھی ملاحظہ کیا۔

اس بنا پر اگر بعد العصر احتیاط برتی جائے تو احسن ہے اور اس پر کراہت نوافل میں بھی ایک لطیف اشارہ ملتا ہے لیکن مزید تحقیق کے لئے اب اس مسئلہ کو یہیں ختم کرتا ہوں کہ بعد تحقیق ایک جانب راجحہ کو انشاء اللہ العزیز مبسوط و مبرہن عرض کروں گا۔

مقدار قرأت مختلف اشخاص کے لحاظ سے مختلف ہے ایک دن رات میں آٹھ ختم قرآن تک سلف سے ثابت ہوا[1] ہے۔ ایک رکعت فرض میں یا نفل میں بعض اولیاء کرام سے منقول ہے۔

محرر سطور عفا عنہ ربہ الغفور کے پکڑ دادا جی صاحب کے والد ماجد حضرت خواجہ حافظ محمد عمر الدین رحمۃ اللہ علیہ (جو کبھی نام لکھنے میں محمد عمر اور کبھی عمر الدین پر بھی کفایت کر دیا کرتے تھے) کے متعلق یہ کرامت مشہور و معروف ہے۔ حضرت والدی قاضی محمد عصام الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حالات میں لکھا ہے۔

حافظ پاک کلام اللہ دے پکڑ دادے میرے
فیض خضر تھیں حاصل کیتا سحری وقت سویرے
عمر الدین ہے نام انہاندا کامل مرد بہادر
کئی کراماتاں ظاہر ہوئیاں خفیہ اتے نوادر
رکعت اک فریضیہ اندر سب قرآن سنایا
کئی ہزار کروڑاں خلقت فیض انہاں تھیں پایا

اور حرف دن کی منزل میں ایک ختم تو بہت حضرات کے حصہ رہا۔ حضرت والدی رضی اللہ عنہ اکثر خصوصاً رمضان مبارک میں چالیس ختم قرآن مجید کے کیا کرتے تھے۔ یہ ان کا معمول بہا تھا۔ اس عاجز و مسکین کے نصیبہ میں بھی نعمت الہیہ بکرات و مرات پایا گیا۔

فالحمد للہ علی ذلک اللھم زد فزد وبارک برحمتک یا ارحم الراحمین

ہاں ایک آیت سے کم ہرگز نہ ہو۔ عوام کے لئے احسن یہ ہے کہ تین یا سات یا چالیس دن میں ختم کرے

[1] یہاں بطور اثبات علامہ عبد الحئی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اقامۃ الحجۃ علی ان الاکثار فی التعبد لیس ببدعۃ میں بڑی تفصیل سے ثابت فرمایا۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے متعلق ابو سعد سمعانی کی کتاب الانساب سے نقل فرمایا کان تمیم یختم القرآن فی رکعۃ پھر ابن حجر مکی ہیتمی کی فتح المبین شرح الاربعین سے نقل کیا یعنی تمیم ایک رکعت میں قرآن ختم کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کتنی ایک شمار حسین بخاری سے نقل کیا کہ کان تمیم یختم القرآن فی رکعۃ

بقیہ صفحہ ۶ پر

از قاضی محمد ارشاد الٰہی فیضی لودے (گوجر خان)　　(مستقل اشاعت)

قسط اول

کراماتِ نقشبندیہ

اما بعد! محمد ارشاد الٰہی فیضی عصامی (عفا اللہ عنہ) ساکن لودے تحصیل گوجر خان برادران طریقت کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اسلام نے جو راہ بتلائی اس کا مقصود محض اپنے خالق و معبود حقیقی کی تلاش اور نتیجہ میں وصال ہے کہ خود قرآن کی نحن اقرب الیہ من حبل الورید آیت اس پر شاہد وافی ہے کہ قریب الوصال ہوتے ہوئے مخفی ہونے سے تلاش و سعی وصال کو دیکھنا مقصود نظر آتا ہے۔ اس کے لئے سب سے بڑا توشہ تو اس کے احکام کی اطاعت ہے اور اس کے حصول کے لئے حکم دیا جاتا ہے۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کی معیت اختیار کرو۔

اور پھر ہدایت کی راہ کو بھی سالفین منعمین کی طرف منسوب کر کے ہمیں ان کی طرف راغب فرمایا کہ

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

کا فرمان یہی سمجھاتا ہے۔ تو یہ جو سالفین منعمین اور صادقین کی طرف رغبت دی اور منعم علیہم لوگوں کی رفاقت و ہمراہی کو احسن قرار دیا کہ

ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا

(جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس وہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنی نعمت کی پیغمبروں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحوں سے اور یہی لوگ ہیں کہ ان کی رفاقت حُسن و اچھی ہے) کے ساتھ غور کرنے سے صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر سالک کو رب حقیقی کی طرف تربیت دہندہ سالک ہی بتایا گیا ہے کہ اس کی معیت و رفاقت سے اسی جیسے اعمال اطوار اور اخلاق حاصل ہوں گے اور ان میں اطاعت ایزدی پر جو انعام کا ورود ہے ان کو دیکھ کر سالکین مبتدئین کا شوق اور زیادہ ہوگا۔

یار مردان خدا باش کہ در کشتیٔ نوح
ہست خاکے کہ بآبے نخرد طوفاں را
گر چنیں جلوہ کند مغبچہ بادہ فروش
خاکروب در میخانہ کنم مژگاں را

حضرت ابوطالب جیسے شخص کے لئے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاء مرض کی

صفحہ ۱۰ سطر ۱۹: یعنی آپ ایک دن میں آٹھ قرآن پاک ختم کرتے تھے انتہیٰ۔ محمد ارشاد الٰہی فیضی عفی عنہ اور اس پر مزید بعض فوائد کتاب الاذکار للنودی مطبوعہ مصر صہ۔ اور اقامۃ الحجۃ موصوفہ صہ ۱۷ میں اور نودی کی شرح صحیح مسلم وغیرہ معتمدہ میں خوب بیان ہوئے ہیں۔ اور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں ختم القرآن فی لیلۃ وھو امر حسن قد فعلہ کثیر من السلف بل منھم من ختم فی رکعۃ واحدۃ انتہیٰ یعنی ایک رات قرآن مجید ختم کرنا امر حسن ہے (اچھی بات ہے) سلف سے اس کو بہت لوگوں نے کیا ہے بلکہ ان میں سے بعض وہ بھی ہیں جنہوں نے ایک رکعت میں قرآن المجید ختم کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم قاضی محمد ارشاد الٰہی فیضی عفی عنہ

دعا فرمائی اور آپ اچھے اور شفایاب ہو گئے۔ حیران ہو کر فرماتے ہیں اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا تیری بات مانتا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا اگر تو بھی اس کی اطاعت کرنے لگ جائے تو خدا تیری بھی بات ماننے لگے گا۔[1]

جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ظہور اسرار جو کاملین پر ہوتے ہیں وہ مبتدئین کے لئے باعث زیادتی شوق و موجب علو ذوق ہوتے ہیں۔

اور بعض اوقات غیر سالکین کے لئے بھی ذریعۂ ہدایت و وسیلۂ نجات ہو کر اپنا مقام بہت بلند بنا لیتے ہیں۔ جیسا کہ عہد رسالت میں بہت سے کفار معجزات نبوت کی تصدیق سے ہی اپنے سینوں میں نور ایمان کی شمعیں جلا بیٹھے تھے۔ اور اس کے بعد آپ کے ہزارہا جانشینوں نے آپ کے فیض کی کرن آفتابی سے معاندین منافقین کے سینوں کو کفر و ضلالت کے ظلمات کو دور کر کے سراج منیر کی ضیا پاشیوں سے صدور کو منور و روشن کیا گویا کہ ان کے اظہار اسرار نے حضور آقائے مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا پرنور اعجاز دکھایا۔

اور حق بھی یہی ہے کہ ان کے تابع سے جو ایسا امر ظاہر ہو وہ اصل میں اسی متبوع سے ہے۔ ان ہی امور کے زیر نظر آج یکم رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ میں اس امر پر مستعد ہوا کہ سالفین کاملین کے وہ انعام جو کرامات و معجزات کے نام سے ملقب ہیں اپنے ارادتمندان یقینی و برادران دینی کی خیر خواہی کے لئے مہیا کر کے ایک جا جمع کر دوں۔ جب نظر کی تو معلوم ہوا کہ سینکڑوں دفتر تیار کئے جائیں تو بھی نہیں سما سکتے۔ ولنعم ماقیل من الاخشے

ولست بالاکثر منھم حصی

وانما العدۃ للکاثر

لہٰذا ایجاد و اختصار کے طور پر چند ایک معجزات نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور کرامات خواجگان سلسلہ نقشبندیہ لودویہ کے جمع کر کے اس کو

الفیض الجلی فی معجزات النبی وکرامات ولی

کے نام سے موسوم کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب ناظرین کرام سے ان خطایا و زلل جو بفحوائے الانسان مرکب من الخطأ والنسیان شعائر انسانی سے ہے چشم پوشی کی استدعا کرتا ہوں۔

عن الرضا عن کل عیب کلیلۃ

کما ان عین السخط تبدی المساویا

اور باری تعالیٰ اس کتاب کی اور اس کے ساتھ دوسری جملہ تصنیفات کی قبولیت کی دعا کے ساتھ دینی و دنیوی سعادات کے حصول کی تمنا و امید کرتا ہوں کہ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا کے صدقہ میرے تمام معاصی و خطایا کو معفو و مغفور شمار کر کے مجھے جوار ہمسائیگی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا فرمائی جائیگی اور آپ کے روضۂ اقدس کی زیارت سے مستفیض کیا جاتا رہے گا۔

وہ ملک دو جو میرا فضل عیسیٰ ہو تیرا + علاج درد و سر و جان و دل و جگر ہو تیرا - آمین اللھم ربنا آمین
زہے سعادت اگر بندہ کو کردہ تو نذر دل + کہ ہے میسر بیت تو رسول

---

[1] معارج النبوۃ جلد چہارم صد ۳۸۱ تتمہ کی نوع پنجم میں ہے ابوطالب بیمار شد از آنحضرت استدعا نمودہ تا دعا فرماید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم از برائے شفائی وے دعا فرمود فی الفور از اں مرض شفا یافت ابوطالب گفت اِنَّ مَعْبُودَكَ يُطِيعُكَ خدائی تو اطاعت تو میکند فرمود اگر تو نیز فرمان وے نمائے اطاعت تو کند اعمی۔ قاضی محمد ارشاد الٰہی فیضی عصامی عفی عنہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلس فکر و اصلاح
کا قیام

موجودہ پر فتن دور میں جب کہ مغرب پرستی جدید فیشنوں میں تبدیل ہو کر لادینیت کی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور معاشرے میں ہر نوجوان بڑے بوڑھوں کو پرانے آدمی کہہ کر ان کی تعلیمات کو مذاق کر رہے ہیں نیز احکامات اسلامی سے روگردانی ناقابل برداشت حد تک بڑھ چکی ہے۔ ایک تنظیم بنام مجلس فکر و اصلاح عزیز کالونی متصل شاہدرہ سٹیشن لاہور میں قائم ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے چند افراد نے مل کر اس تنظیم کو چلانے کی ذمہ داری اٹھائی ہے اور اس کو درج ذیل نکات پر پھیلا کر اپنی اور رکن بننے والوں کی اصلاح کا اقدام اٹھایا ہے۔ نکات درج ذیل ہیں۔

۱۔ اپنے جسم پر خدا تعالیٰ اور نبی اکرمؐ کی شریعت کے احکامات سختی سے لاگو کرنا۔
۲۔ متقین کی صف میں شامل ہونے کے لئے قرآنی نشانیوں کو اپنانا۔
۳۔ اپنا لمحہ لمحہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے تحت گذارنا۔

اس سلسلے میں جامع مسجد عزیز کالونی میں احکامات کی تعلیم کے لئے روزانہ درس قرآن و حدیث کا انتظام کیا گیا ہے۔ اختلافات سے بچ کر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے صحیح احکام بیان کئے جاتے ہیں۔ نیز ان تعلیمات کو سلسلہ وار شائع کرنے کے لئے تنظیم نے انتظام کیا ہے۔ رکن حضرات کو شائع شدہ کتب ارسال کی جائیں گی۔ کوئی چندہ تمام عمر وصول نہیں کیا جاوے گا۔ صرف مخیر اور متمول حضرات تنظیم کی امداد کے لئے دل کھول کر حصہ لیں۔

صرف پہلی بار رکن بننے کے لئے ۲/ روپے ارسال کر کے فارم رکنیت حاصل کریں۔ جس پر تعلیمات پر عمل کرنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ سے کیا جاتا ہے۔

رکنیت فارم حاصل کرنے اور ترسیل زر کا پتہ } ایمن خوشنویس (امیر مجلس فکر و اصلاح) ۲۶، حبیب بنک بلڈنگ اردو بازار لاہور

حیاتِ صدیقِ اکبرؓ — ایک نظر میں

سنہ ۱ نبوی ثانی اسلام	سیدّنا ابوبکرؓ نے سب سے پہلے اور بغیر کسی تردّد یا جھجک کے اسلام قبول کیا۔
ثانیٔ تبلیغ	عشرہ مبشرہؓ کی اکثریت۔ جلیل القدر صحابہؓ۔ اکثر غلام اور کنیزیں سیدنا ابوبکرؓ کی پر جوش تبلیغ سے ایمان لائے۔
سنہ ۴ نبوی اولین مجاہد	سیدنا ابوبکرؓ پہلے شخص ہیں۔ جو رسولؐ اللہ کی طرف سے لڑے۔ اور حضورؐ کو بچاتے ہوئے خود اتنے شدید زخمی ہوئے کہ سب آپ کی زندگی سے مایوس ہو گئے۔
سنہ ۱۰ نبوی	واقعہ معراج پر صدیقؓ کامل کی قوّتِ ایمانی نے بہت سے مسلمانوں کو ٹھوکر سے بچا لیا۔
سنہ ۱۳ نبوی ثانی اثنین	مَاظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا (اے ابوبکرؓ! تمہارا ان دو کی نسبت کیا گمان ہے۔ جن کا تیسرا اللہ ہے۔ اللہ اکبر! یہ قربِ الٰہی کا وہ مقام ہے جہاں صرف اللہ، رسولؐ اور صدیقؓ ہیں۔ قرآنِ پاک خود اِس کی تصدیق کرتا ہے۔ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ "دو میں کا دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جس وقت وہ اپنے دوست سے کہتے تھے۔ غمگین نہ ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے"
سنہ ۲ھ ثانی بدر اور اشجع الناس	میدانِ بدر میں حضورؐ کے مستقر یعنی ہیڈ کوارٹر میں حضورؐ کے ساتھ اُن کے رفیقِ خاص سیدنا ابوبکرؓ بطور دفاعی مشیر یعنی چیف آف سٹاف کے تھے۔ صدیقؓ کی شانِ شجاعت پر شیرِ خداؓ نے انہیں "سب سے زیادہ بہادر" کا خطاب دیا۔
سنہ ۳ھ، اُحد میں، شمہ سیفکؓ و استغنا بک	"تلوار میان میں کر لو اور ہمیں اپنی ذات سے فائدہ اٹھانے دو" کہہ کر نوازا گیا۔
سنہ ۹ھ اولین امیر الحج	اسلام میں سیدنا ابوبکرؓ اولین امیر الحج مقرر ہوئے۔
سنہ ۱۱ھ ثانی امامت نماز	رسول اللہ کے حکم سے ان کی دورانِ علالت سیدنا ابوبکرؓ نے ۱۷ نمازیں

پڑھائیں۔ بعینہٖ سیدنا ابوبکرؓ کی دورانِ علالت سیدنا فاروقِ اعظمؓ نے اُن کے حکم سے پندرہ روزہ نماز پڑھائی۔

۱۱ھ امیر المجاہدین آغازِ خلافت میں صورتِ حال یہ تھی کہ جھوٹے مدعیانِ نبوت۔ منکرینِ زکوٰۃ۔ مرتدین اور دوسرے دشمنانِ اسلام کی وجہ سے ملک کے اندر ہر طرف خانہ جنگی اور بغاوت کا طوفان بپا تھا۔ اور سرحدوں پر قیصر و کسریٰ مسلمانوں کی تاک میں تھے۔ اس نازک وقت میں سیدنا صدیق اکبرؓ نے جس عزم و استقلال۔ جرأت و بہادری اور حکمت و فراست کا ثبوت دیا۔ روئے زمین پر اس کی مثال ملنی ناممکن ہے۔ قریب تھا کہ ارتداد کی آگ سارے جزیرے کو جلا کر خاک کر دے اور اسلام کا نام ہمیشہ کیلئے صفحۂ ہستی سے مٹا دے۔ سیدنا صدیق اکبر نے دینِ خدا کی وہ خدمت انجام دی جس نے اسلام کو دوبارہ اس جزیرہ میں زندگی بخشی۔ اسلام کی ساری تاریخ میں اس قسم کی مثال ملنی ناممکن ہے اور آج تک مسلمانوں میں کوئی ایسا فرد پیدا نہیں ہوا۔ جس نے دینِ اسلام کی ایسی عظیم الشان خدمت کی ہو جیسی صدیق اکبر نے"

(خلفائے محمد از عمر ابو النصر)

سپریم کمانڈر کی حیثیت سے سیدنا ابوبکرؓ نے گرینڈ سٹرٹیجی یعنی دفاعی۔ لام بندی۔ فوجی۔ سیاسی۔ اقتصادی۔ نفسیاتی نشر و اشاعتی تمام منصوبے مرتب کئے۔ مدینہ کو جنگی ہیڈ کوارٹر قرار دیا۔ چونکہ سپریم کمانڈر کا قیام ہیڈ کوارٹر میں ناگزیر تھا۔ اس لئے انہوں نے اہل کمانڈروں کی کمان میں گیارہ لشکر مرتب کر کے اطرافِ ملک میں بھیجے فوجوں کی نقل و حمل کے متعلق تمام احکام سپریم کمانڈر صدیق اکبرؓ مدینہ سے جاری کرتے تھے۔ نو ماہ کے قلیل عرصہ میں سیدنا صدیق اکبر نے ایک ایک فتنے کا قلع قمع کر کے عرب کو ایک سیاسی وحدت میں تبدیل کر دیا۔

(جہادِ صدیق از جنرل محمد اکبر خاں)

۱۲ھ فاتح ہرمز و ہرقل۔ طوفانِ ارتداد کو فرو کرتے ہی سیدنا صدیق اکبرؓ نے فوراً اپنی توجہ روم و فارس کی طرف کی "ذات السلاسل" کی زبردست فتح میں سلطنت فارس کا جرنیل ہرمز مارا گیا۔ ۱۲ھ سے پہلے کسریٰ کا زور توڑ ڈالا گیا۔ اور لشکرِ اسلام دجلہ کے کنارے تک جا پہنچا۔ ۱۲ھ جمادی الاولیٰ میں "اجنادین" کی عظیم الشان فتح سے اسلامی پرچم دریائے یرموک کے کنارے لہرانے لگا اور ہرقل شہنشاہ روم حسرت سے "اے سرزمینِ شام! تجھے آخری سلام" کہتا ہوا رخصت ہو گیا۔

۱۲ھ علمبردار مساوات:۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے ایران اور روم کے خلاف سب سے بڑا ہتھیار جو اختیار کیا وہ مساوات کا تھا۔ اس کے ایک رخ کا تذکرہ ایک عیسائی مؤرخ کی زبانی دلچسپی

سے خالی نہ ہوگا۔ وان کریمر لکھتا ہے۔ "حقیقی اسلام کا استحکام قطعی طور پر جمہوری اور اشتراکی اصولوں پر سالانہ وظائف کی تقسیم تھا۔ اس طریق جدید کو مخلصانہ طور پر عمل میں لانے سے نہایت ہی عجیب اور اہم نتائج مرتب ہوئے۔ جو کہ نہ صرف تاریخ اسلام کا ایک سنہرا باب ہیں۔ بلکہ تاریخ عالم میں انکو افضلیت اور اہمیت حاصل ہے

۱۱ھ **قرآن پاک** کو کتابی صورت میں جمع اور مدون کرنیکی اتنی بڑی سعادت صدیق اکبرؓ کے حصہ میں آئی جس کے اجر و ثواب کا اندازہ نہیں۔

۱۳ھ ۲۱ جمادی الثانی سوموار بمطابق ۲۲ اگست ۶۳۴ء رسول اللہؐ کا رفیقِ غار جسے ساری عمر حضور کی خوشنودی حاصل رہی حضور کا رفیقِ قبر بن گیا۔

امیر المتقین بقول امام ابن جوزیؒ اجماعِ امت ہے کہ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى میں حق تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو "اتقیٰ" یعنی سب سے زیادہ پرہیزگار" فرمایا ہے۔ پھر فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی بالتحقیق اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بزرگ وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ دونوں آیتوں سے منطق کی شکل اول یہ بنی "کہ ابوبکرؓ سب سے زیادہ پرہیزگار ہیں۔ سب سے زیادہ پرہیزگار سب سے زیادہ بزرگ ہے۔ لہذا ابوبکر اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ بزرگ ہیں

قرآن مجید کے اس فیصلے کو ایک شاعر نے اپنے الفاظ میں یوں کہا ہے۔

صدیقؓ یارِ غار افضل البشر بعد از نبی بزرگ توئی قصہ مختصر

یار غار سیدنا ابوبکر صدیقؓ

راست بازو راست رو جس کا ہر لمحہ حیات عشقِ رسولؐ سے معطر،
اسلام میں اولین مسجد کا معمار۔ اولین مجاہد اسلام۔ اولین امیر الحج۔ اولین مجتہد۔ اولین خلیفہ راشد
ثانی اسلام۔ ثانی تبلیغ۔ ثانی غار۔ ثانی امامتِ نماز۔ ثانی بدر۔ ثانی قبر۔
ثانی اثنین۔ رفیقِ نبوت۔ رفیقِ ہجرت۔ رفیقِ غار۔ رفیقِ کوثر۔

امام العاشقین سیدنا ابوبکر صدیقؓ

مصطفیٰ کے جانشین۔ رمزِ رسالت کے امین مظہر کمالات رسول۔ سراپا عزم و استقامت۔ مجسمہ حکمت و فراست خاصہ خاصانِ عشق۔ نشانِ صدق و صفا۔ مرقع اخلاص و وفا۔ پیکرِ تسلیم و رضا۔ تصویرِ اتباع و اطاعت خیر الامت۔ محسن ملت۔ شیرازہ بند اسلام۔ جامع قرآن۔ محافظِ زکوٰۃ۔ علم بردارِ مساوات۔

امیر المجاہدین سیدنا ابوبکر صدیقؓ:

فاتح ذوالقصہ۔ فاتح ذات السلاسل۔ فاتح ہرمز و ہرقل۔ فاتح اجنادین۔

محافظِ مدینہ - فاتح مدعیان کاذب - فاتح منکرینِ زکوٰۃ - فاتح مرتدین -
صاحبِ ضربتِ صدیقی - علامت اشجع النّاس - مظہرِ غلبۂ توحید - امام العاشقین -
ذاکرِ کلمۂ طیبہ - مرکزِ ضمنیتِ کبریٰ - سرچشمۂ طریقِ نقشبندیہ - امام المتقین -

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق عظیم -

جس کے قلب پر شعاعِ غیبی، کا ظہور لطیفۂ قلبیہ سے ہوتا ہے -
جس کو رسولِ صادق ؐ نے فرمایا "جو کچھ مجھے وحی ہوا - میں نے وہ ابوبکرؓ کے سینہ میں نچوڑ دیا -
جس نے "انقطاع عن الاغیار" کر کے اللہ اور اس کے رسول کو اپنے لئے کافی قرار دے دیا -
تصدیقِ "معراج" ہو یا تصدیقِ "لایورث" جس کا ایمان کامل ہمیشہ مقام صدیقیت پر رہا -
جس کی خلافت اسوۂ رسول ؐ کا مکمل نمونہ اور اتباعِ رسولؐ کی کامل تصویر تھی -

آں "امن النّاس" بر مولائے ما آں کلیم اوّل سینائے ما

امام المتقین سیدنا ابوبکر صدیق کامل

جس کو حق تعالےٰ نے آیت "اتقیٰ" کے ذریعہ "سب سے زیادہ متقی" قرار دیا -
جسے سرورِ کائنات ؐ نے "میرے پاس رہ کر مجھے فائدہ پہنچاؤ" کہہ کر نوازا -
جسے امام الانبیاء نے امامتِ نماز کے منصب پر سرفراز کیا -
تنہا جس کا دروازہ مسجدِ نبویؐ میں برقرار رکھا گیا -
جو کفر و اسلام کے ہر معرکہ میں ہم رکابِ رسولؐ رہا -
جس نے اعلائے کلمۃ الحق سے کبھی دریغ نہ کیا اور بار بار اعلان کیا "دو باتیں صرف رسول اللہ ؐ سے مخصوص ہیں وہ مجھ سے طلب نہ کرنا - ایک "وحی" اور دوسری "عصمت"

علمبردارِ مساوات سیدنا صدیقِ عتیق

جس نے مسجد اور بیت المال ہر جگہ مساوات کا پرچم بلند رکھا -
جو جمعہ کی شب کو کل مال و دولت ہر خاص و عام زن و مرد و پیر و جواں میں مساوی تقسیم کر کے بیت المال کو خالی کر دیتا تھا -
جس کی بے نفسی کا عالم یہ تھا کہ اس نے بیت المال سے لیے ہوئے وظیفہ کی کل رقم اپنی زمین بیچ کر مرنے سے پہلے واپس بیت المال میں جمع کرا دی -
جب دنیا سے گئے تو دنیا سے بالکل پاک صاف - نہ ملک ورثاء کے لئے چھوڑی نہ روپیہ نہ جائداد
وفات کے وقت وارثوں کو حکم دیا - مجھے میری پرانی چادروں کا ہی کفن پہنانا کہ پہلوئے رسولؐ میں دفنا دینا -

امینِ اسوۂ خیر البشر ہے سیرتِ عالی تعالیٰ اللہ بہ شانِ سیرت و کردار کیا کہنا
نمایاں ہے من اعطیٰ واتقیٰ سے شانِ صدیقی ہے اُن کا منقبت خواں خالقِ انوار کیا کہنا

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق اکبر نے

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

● اے لوگو! "مجھ کو حکومت" میں کچھ راحت نہیں ہے۔ بلکہ مجھ کو ایک ایسے امرِ عظیم کی تکلیف دی گئی ہے۔ جسکے برداشت کی مجھ میں طاقت نہیں اور نہ اللہ عزوجل کی مدد کے بغیر وہ قابو میں آسکتا ہے۔

● میں تمہارا حاکم بنایا گیا ہوں اور میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں سیدھے راستے پر چلوں تو مجھ کو مدد دو اور اگر بے راہ چلوں تو مجھ کو ٹوکو۔ سچائی امانت ہے اور جھوٹ خیانت۔

● تمہارا کمزور میرے نزدیک اس وقت تک قوی ہے جب تک میں اسے اس کا حق نہ دلوا دوں۔ انشاء اللہ، اور تمہارا قوی میری نظر میں کمزور ہے جب تک اس کے ذمہ جو حق ہے وہ اس سے نہ لے لوں۔

● جو قوم راہِ حق میں جہاد ترک کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر ذلت و خواری مسلط کر دیتا ہے

● اگر کسی قوم میں بے حیائی پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالےٰ اس پر بلائیں اور عذاب عام کر دیتا ہے۔

● تم میری اطاعت کرو۔ جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروں، اگر مجھ سے کوئی ایسا کام سرزد ہو۔ جس سے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا پہلو نکلتا ہو۔ تو تم پر میری اطاعت واجب نہیں، اللہ تعالےٰ تم پر رحم فرمائے"

اعتذار

قارئین کرام نوٹ فرمالیں کہ کاتب کی غلطی کی وجہ سے رسالہ (ماہ جولائی ۷۲ء) کے مضامین کی ترتیب غلط چھپ گئی ہے ـــــ جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ صحیح ترتیب درج ذیل نمبروں کے لحاظ سے ٹھیک کریں۔

چھپی ہوئی غلط ترتیب	صحیح ترتیب
۱۔ زنا بدترین بے حیائی ہے	۱ تا ۸ اس کے بعد چھپا ہوا صفحہ ۱۶
۲ ــ دین کا ستون	صہ۱ صحیح اس کے بعد اس کی پشت پر صہ۱۱ چھپا ہوا صہ۱۲، صہ۱۳
۳۔ ذکر الہی اور اس کی فضیلت	صہ۱۶ سے ابتدا اس کے بعد صہ۱۵ پھر صہ۱۴ چھپا ہوا

مولانا الحاج معین الملت پیر حید حسین شاہ علی پوری (گذشتہ سے پیوستہ)

توبہ ــــ اور اس کی حقیقت

حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک تائب کا قصہ یوں بیان فرمایا ہے کہ عہد بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس نے ناحق ۹۹ قتل کئے تھے۔ ایک دن اس کے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا۔ اور اس نے پکا ارادہ کیا کہ نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے لوٹ کھسوٹ اور قتل و غارت کا مذموم پیشہ ترک کر دے۔ مگر اس سے پہلے وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ اس جیسا برا انسان اگر توبہ کرے اور اپنے مستقبل کو صالح اور نیک بنائے تو کیا خداوند کریم اس کی توبہ قبول فرما کر آئندہ اسے نیکی کی توفیق دے گا۔ وہ اپنے زمانہ کے ایک مشہور عالم کے پاس گیا اور کہا کہ اس نے ناحق ۹۹ قتل کئے ہیں اگر وہ توبہ قبول کرے تو اس کی توبہ قبول ہوگی؟ عالم نے برہم ہو کر کہا تیرے جیسے نابکار اور فاسق و فاجر کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہو سکتی۔ اس نے تلوار اٹھائی اور ایک ہی وار سے اس عالم کا سر قلم کر دیا۔ کہ اگر توبہ قبول نہیں تو یہ کیوں زندہ رہے۔ اس نے ناحق قتل ہونے والوں میں ایک کا اضافہ کر کے ان کی تعداد پوری ایک سو کر دی۔ مگر ہر لمحہ اس کی پراگندگی بڑھتی گئی۔ ہر وقت وہ یہی سوچتا کہ کسی طرح اس کی توبہ قبول ہو تو وہ اس پیشہ کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دے۔ ایک دن اس کے ایک دوست نے اس سے اس کے افسردہ اور بے چین ہونے کی وجہ دریافت کی۔ اس نے اس دوست کو اپنا سارا حال سنا دیا اور کہا مجھے اس وقت تک اطمینان اور چین نصیب نہیں ہو سکے گا جب تک میری توبہ قبول نہ ہو اور یقین نہ آئے کہ قیامت کے دن مجھ سے بازپرس نہیں ہوگی۔ اس کے دوست نے کہا گھبرانے کی کوئی بات نہیں تو فلاں گاؤں میں جا وہاں ایک نیک آدمی رہتا ہے۔ یقیناً وہ تیرے درد کا مداوا کرے گا اس کی بات سن کر اس نے اس گاؤں کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ راہ میں اسے موت آگئی۔ رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے اس کی روح لینے میں جھگڑا کیا۔ ملائکہ رحمت کا کہنا تھا کہ یہ شخص اگرچہ مجرم ہے لیکن وہ گھر سے توبہ کی نیت سے نکلا تھا۔ اس لئے اللہ نے اس کو معاف کر دیا ہے۔ اس کی روح ہمارے سپرد ہونی چاہیئے۔ ملائکہ عذاب کا کہنا تھا چونکہ اس نے ابھی توبہ کی نہیں اس لئے اس کی روح لینے کا حق ہم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان ملائکہ کے مابین فیصلہ کرنے کے لئے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا۔ جبرائیل علیہ السلام نے رب تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ہر دو جانب سے زمین کو ناپنے کا حکم دیا۔ تاکہ دریافت کیا جائے کہ یہ شخص اپنے شہر کے زیادہ قریب ہے

یا اس گاؤں کی طرف زیادہ قریب ہے جس کی طرف توبہ کے لئے جا رہا تھا۔ جب ملائکہ نے زمین کی پیمائش شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے اس طرف کی زمین کو جس سے وہ آ رہا تھا۔ فرمایا تباعدی: دور ہو جا اور جس طرف جا رہا تھا اس طرف کی زمین کو حکم دیا: تقاربی۔ نزدیک ہو جا جب ملائکہ پیمائش سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اس کو جانے والی سمت میں بالشت بھر قریب پایا۔ حکم ہوا کہ اس کی توبہ قبول ہے۔ اس کی روح ملائکہ رحمت کو دی جائے۔

اس حدیث سے کئی باتیں واضح ہوئیں۔

۱۔ کہ کسی گنہگار کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہی کسی کے لئے لائق ہے کہ اس کو ناامید کرے۔

۲۔ توبہ کے لئے کسی خدا رسیدہ نیک آدمی کے پاس جانا بہت بہتر ہے۔

۳۔ آدمی کسی نیک کام کی نیت کرے تو اگر وہ کام نہ بھی ہو تو پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کام کے کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے۔ (۴) توبہ کا ارادہ ہی ایک ایسی طاقت ہے جس سے گنہگار سے توبہ کا وقوع ہو کر رہتا ہے۔

توبہ کے متعلق مشائخ کی توضیحات

استاد بو علی دقاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: توبہ کی تین قسمیں ہیں۔ اس کا اول توبہ اور اوسط (درمیان) انابت اور آخر اوبۃ ہے انہوں نے توبہ کی ابتدا کو توبہ اور اس کی نہایت کو اوبۃ اور اس کے درمیان کو انابت قرار دیا۔

بعض بزرگوں نے کہا کہ توبہ ایمانداروں کی صفت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا

تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ

اے ایماندارو تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو

اور انابت اولیاء اور مقربین کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وجاء بقلبٍ منیب۔

آیا وہ انابت والے دل کے ساتھ۔

اور اوبۃ انبیاء اور رسل کی صفت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ نعم العبد انہ اواب

وہ بندہ اچھا ہے۔ بیشک وہ اواب ہے

(توبہ اور انابت اور اوبۃ کے معنی ایک ہی ہیں یعنی لوٹنا۔ مگر تائبین کے مدارج کے لحاظ سے یا اس کے تکمیل مدارج کے اعتبار سے ہر ایک درجہ کا ان میں سے ایک کے ساتھ نام رکھدیا۔) پس جس کسی نے عقوبت کے خوف سے توبہ کی وہ توبہ ہے اور جس کسی نے ثواب کے طمع کے لئے توبہ کی وہ انابت ہے۔ اور جس نے دونوں سے آزاد ہو کر توبہ کی وہ اوبۃ ہے۔ سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے توبہ کے تین معانی بیان فرمائے ہیں۔ پہلا معنی ندامت ہے۔ دوسرا معنی جس گناہ سے توبہ کی ہے۔ اس کا پھر سے معیار نہ کرنا۔ تیسرا معنی جن بندوں کے اپنے اوپر مظالم اور حقوق ہیں۔ ان کا ادا کرنا۔

حضرت سہیل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ عنہ نے فرمایا۔ توبہ ترک تاخیر کا نام ہے یعنی توبہ میں جب اس کا موجب پایا جائے تو تاخیر و توقف نہیں کرنا چاہیے۔ سہیل بن عبداللہ نے یہ بھی کہا ہے کہ گناہ کا فراموش نہ کرنا توبہ کی حقیقت ہے ذوالنون مصری نے کہا۔ عوام کی توبہ گناہوں سے ہے اور خواص کی توبہ غفلت سے ہے۔ (باقی باقی)

سرورِ کائنات فخر موجودات کے محامد و محاسن اور فضائل پر مشتمل

انتخاب

انوارِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

یہ کتاب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پاک اور آپکی رفعت شان

کا ایک خوب صورت مرقع ہوگا!

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عشاق کے لئے ایک بابرکت تحفہ جس کے مطالعہ سے

آنکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوگا

اس کتاب میں حسب موقع اور مضمون کی مناسبت سے بلند پایہ شعرا کا نعتیہ کلام بھی درج ہے
یہ کتاب لکھائی چھپائی اور سائز کے لحاظ سے دیدہ زیب ہوگی۔ کاغذ نہایت اعلےٰ
انشاءاللہ بہت جلد منصہ شہود پر جلوہ فگن ہوکر
اپنی صوری و معنوی خوبیوں سے غلامان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث تسکین ہوگی۔

یہ کتاب ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگی۔ اس کی چھپائی پر بہت خرچ آئے گا۔ آپ حضرات اور احباب کی یاری اور اعانت کے بغیر اس کا چھپوانا میرے لئے از بس دشوار ہے۔ اعانت کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ مبلغ ۵ روپے قیمت فی جلد پیشگی بھیجدیں۔ آپ کا نام رجسٹر میں درج کرلیا جائے گا۔ اور کتاب چھپتے ہی آپ کی خدمت میں ارسال کردی جائے گی۔ (حساب بعد میں ہو جائے گا)

۲۔ مخیر حضرات ۵ روپے فی نسخہ کے حساب سے زکوٰۃ کے حساب میں جتنے نسخوں کی قیمت ارسال کر دیں گے اس سے یہ کتاب زکوٰۃ کے مستحقین کو بھیج دی جائے گی یا آپ خود جن کے نام کتاب بھیجنے کی خواہش کریں ان کا نام پتہ لکھ بھیجدیں۔ ہم ان کے نام کتاب بھیجدیں گے۔

غلام رسول گوہر

از قلم ــــــ مدیر مسئول

اسلام کا تیسرا عظیم الشان رکن زکوٰۃ ہے

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ بنیاد اول عقیدہ توحید باری اور رسالتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس عقیدہ کو کلمۂ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ میں بیان کیا گیا ہے اس کے معانی ہیں نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے (اللہ بجز ذات واجب الوجود کے ساری کائنات میں کسی کا نام نہیں) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ جب کوئی کافر حلقہ بگوش اسلام ہوتا ہے تو وہ اسی عقیدہ سے اسلام کے نورانی اور پر فضا مقام میں داخل ہوتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشہد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ میں بھی اسی عقیدہ کا بیان و اظہار ہے۔ صرف فرق شہادت کا ہے اور شہادت اسی چیز کی ہوتی ہے جو چیز آدمی کے نزدیک قطعی طور پر محقق اور ثابت ہو جائے اور شک و شبہ کی ظلمات اور تاریکیوں سے پاک ہو۔ اس کو شہادتین (دو شہادتیں) کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برگزیدہ اور مقرب بندے اور رسول ہیں۔ اس کے بعد اسلام کا دوسرا عملی رکن نماز ہے۔ نماز بدنی عبادت ہے۔ مکہ مکرمہ میں شب اسریٰ میں امتِ محمدیہ پر رات دن میں پانچ مختلف وقتوں میں فرض ہوئی۔ اس کے بعد اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے اور چوتھا ماہِ رمضان کا روزہ اور پانچواں جس کو استطاعت ہو اس پر بیت اللہ شریف کا حج۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے کہ یہ صرف مال سے تعلق رکھتی ہے اور روزہ بدنی اور حج بدنی اور مالی دونوں۔ نماز ہر روز و شب میں بلوغت سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک ہر مسلمان پر فرض ہے اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں سوائے حیض و نفاس والی عورتوں کے کہ جب تک انہیں خون آئے ان کو معاف ہے۔ زکوٰۃ اور روزہ سال میں ایک بار اور حج بیت اللہ شریف ساری عمر میں ایک بار۔

زکوٰۃ کی فرضیت ۲ھ میں مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ قرآن پاک میں متعدد آیات ہیں جن سے زکوٰۃ فرض ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً:

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ الآیۃ

تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ دونوں کا قرآن پاک میں ایک ساتھ ذکر ہونا زکوٰۃ کی فرضیت پر دلیل ہے۔ اس طرح کہ جب نماز فرض ہے اور اس کو سب جانتے ہیں تو اس پر زکوٰۃ کے عطف سے ثابت ہوا کہ وہ بھی فرض ہے اس لئے کہ معطوف اور معطوف علیہ کا حکم ایک سا ہوتا ہے:

الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون

متقی وہ لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس سے وہ خرچ کرتے ہیں (اللہ کی راہ میں) اکثر فقہا اور آئمہ دین کے نزدیک اس سے زکوٰۃ مراد ہے۔ یعنی متقین کا شعار نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا ہے اور کئی عالموں نے کہا ہے کہ اس سے نفلی صدقات مراد ہیں جو آدمی تطوعاً یعنی اپنی خوشی سے مال خرچ کرتا ہے۔ اگر اس سے نفلی صدقات مراد لئے جائیں تو پھر بھی زکوٰۃ کی فرضیت کا مفہوم نکل آتا ہے۔ اس لئے کہ نفل وہ عبادت ہے جس کا فرض ہے۔ جسکا فرض نہیں اس کا نفل بھی نہیں۔ نفل فرض کی فرع ہے۔ اس لئے کہ نفل کے معنی زائد کے ہیں اور زائد کس پر ہوتا ہے؟ فرض پر ہی تو ہوتا ہے قرآن پاک اور حدیث پاک میں مانعین زکوٰۃ کے لئے سخت وعیدات آئی ہیں۔

مثلاً جو لوگ سونا چاندی کا خزانہ بناتے ہیں یعنی جمع کرتے ہیں اور اللہ کے راہ میں خرچ نہیں کرتے قیامت کے دن اس کو آگ میں تپا کر ان کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہیں کوئی سونے چاندی والا جس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی مگر جب ہوگا دن قیامت کا اس کے لئے سونے اور چاندی کے پترے بنائے جائیں گے اور ان پر آگ جلائی جائے گی۔ جب وہ گرم ہو جائیں گے تو ان کے ساتھ اس کے پہلو اور اس کی پیشانی کو اور اس کی پیٹھ کو داغ دیا جائے گا ایک بار ایسا کرنے کے بعد یہ عمل ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے بار بار کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ بندوں کے مابین فیصلہ کیا جائے۔ پس وہ اپنا راستہ جنت کی طرف یا نار کی طرف دیکھے گا۔ ایک حدیث میں آیا کہ قیامت کے دن اس شخص کے لئے جس کو دنیا میں رب تعالےٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی اس کے مال کو سانپ کی شکل میں کرے گا۔ جس کے سر کے بال زہر کی حدت اور زہریلی کی وجہ سے اٹھے ہوئے ہوں گے اس کی آنکھوں پر دو نقطے ہوں گے وہ اس کے گلے میں لپٹ کر اس کی دونوں باچھوں کو پکڑ کر کاٹے گا اور کہے گا میں ہوں تیرا مال میں ہوں تیرا خزانہ۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ السلام کی وفات کے بعد مانعین زکوٰۃ کے ساتھ جہاد کیا اور قسم کھا کر فرمایا

وَاللہِ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لقاتلتھم علی منعہا۔

قسم ہے اللہ کی اگر ان لوگوں نے نہ دیا بھیڑ کا بچہ جو دیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو میں ان سے لڑوں گا۔ اس کے نہ دینے پر (مشکوٰۃ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہیں ملی زکوٰۃ کسی مال میں مگر اس نے اس کو ہلاک کر دیا شافی رحمۃ علیہ و دیگر آئمہ نے فرمایا۔ جب تیرے اوپر زکوٰۃ فرض ہوئی اور تو نے ادا نہ کی تو حرام حلال کو ہلاک کر دے گا۔ بعض لوگوں کو اکثر اور اچانک جو بہتیرا مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے اس کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ ان لوگوں نے مال کی زکوٰۃ نہیں دی ہوتی۔ آج بڑے بڑے کارخانے مزدوروں کی ہڑتال اور جلوسوں سے نذر آتش ہو رہے ہیں اور بعد میں نقصان کا اندازہ کروڑوں کا لگایا جاتا ہے۔ تو اس نقصان کی اصل وجہ زکوٰۃ نہ دینا ہے۔

ایک حدیث میں آیا کہ ایک عورت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں کوئی مسئلہ دریافت کرنے کے لئے آئی اس کے ہاتھ میں سونے کے کنگن تھے۔ آپ نے فرمایا تو نے اس کی زکوٰۃ ادا کی ہے اس نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے جائیں۔ عرض کی نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ابھی اور اسی وقت جا اور اس کی زکوٰۃ ادا کر۔

زکوٰۃ مردوں اور عورتوں دونوں پر فرض ہے مردوں پر اپنے مال کی اور عورتوں پر اپنے مال کی جبکہ نصاب تک پہنچا ہو۔ سونے کا نصاب ۷½ تولہ سے شروع ہوتا ہے یا اس کی مالیت کے برابر تجارت کا مال۔ خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہو۔ چاندی کا نصاب ۵۲½ تولہ سے شروع ہوتا ہے یا اس کی مالیت کے برابر مالِ تجارت خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہو۔ گھر کے برتنوں پر جو برتنے کے لئے خریدے گئے ہیں اگرچہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں زکوٰۃ نہیں۔ پہننے کے کپڑوں پر اگرچہ وہ کتنی مالیت کے کیوں نہ ہوں زکوٰۃ نہیں۔ مکانوں پر اور ان کی مالیت پر اسی طرح زمین اور اس کی قیمت اور مالیت پر زکوٰۃ فرض نہیں رزق کمانے کے آلات اور اوزاروں اور مشینوں پر جو کارخانوں میں مصنوعات بنانے کیلئے چلتی ہیں زکوٰۃ فرض نہیں۔ زمینداروں کے آلات کشاورزی پر اور علماء کی کتابوں پر اگرچہ لاکھوں روپے کی ہوں زکوٰۃ فرض نہیں۔

عورتوں کو جو زیور ماں باپ کی طرف سے جہیز میں ملا ہے یا خاوند نے زیور مہر کے عوض میں ان کو دیا ہے یا یونہی خوشی سے بہت زیور بنا کر اس کو دیدیا اور اس کو مالک بنا دیا ہے۔ ان عورتوں کے لئے لازم ہے کہ اس کا حساب کر کے اس کی زکوٰۃ دیں! خاوند کے لئے لازم ہے کہ وہ ان کو زکوٰۃ ادا کرنے کی بابت کہے اور مرد اپنے مال کی زکوٰۃ دیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ بعض عورتیں کہتی ہیں کہ ہم تو زیور پہنتی ہیں اس کو رکھا ہوا نہیں۔ زیور ہر حالت میں رکھا ہوا ہو یا پہنا ہوا زکوٰۃ فرض ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ ایک یہ ہے کہ سونے یا چاندی کا چالیسواں حصہ کاٹ کر بعینہٖ دیا جائے یا بازار میں جو نرخ ہے اس کے حساب سے اس کی قیمت دی جائے۔

زکوٰۃ مال پر جو نصاب قدر کسی کے پاس حوائج اصلیہ سے بچ کر سال بھر جمع ہو فرض ہے۔ اگر کوئی سال پورا ہونے سے پہلے ادا کر دے تو وہ بھی جائز بلکہ افضل ہے۔ درمیان سال کے جو مال حاصل ہوا اس کو بھی نصاب کے ساتھ شامل کیا جائے گا۔ اور کل مال کی زکوٰۃ دینی واجب ہوگی۔ اس لئے کہ ہر تھوڑے سے بہت مال کے لئے الگ الگ سالوں کے مقرر کرنے میں بڑا حرج ہے۔

زکوٰۃ کن کو دی جائے؟

غربا فقرا کو دی جائے۔ اپنے اصول اور فروع کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے فروع و اصول کو نکال کر باقی قرابتداروں کو اگر غریب ہوں زکوٰۃ دینا بہتر ہے۔

دینی مدارس کے طلبا کو جو غریب اور غیر سید اور غیر ہاشمی ہوں زکوٰۃ دینا بہتر ہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ مدارس میں خود جا کر جتنی زکوٰۃ دینی ہے ان کو دیدے دوسری صورت یہ ہے کہ ان کی طرف سے جو کوئی زکوٰۃ کا وکیل ہے اس کو دے اور تاکید کرے کہ اس کو ان

پر خرچ کرے۔ ان کے لباس پر۔ ان کے طعام پر ان کے علاج پر اور اگر کتابیں خریدی جائیں تو وہ طلباء کو دی جائیں یعنی ان کو مالک بنایا جائے۔ اور جب وہ مدرسہ چھوڑ کر جانے لگیں تو کتابیں ان سے واپس نہ لی جائیں۔ جیسے کہ مدرسہ والوں کی عادت ہے۔ زکوٰۃ کے مال کو مدرسہ کی عمارت پر اور اس کے سامان پر مثلاً چارپائیاں اور بستر اور برتن وغیرہ جن کا طلباء کو مالک نہیں بنایا جاتا طلباء پڑھ کر چلے جاتے ہیں اور تمام سامان مدرسہ میں ہی پڑا رہتا ہے خرچ نہ کریں۔ زکوٰۃ کے مال سے اساتذہ کی تنخواہیں بھی نہ دی جائیں۔ اس لئے کہ اگر اساتذہ غریب ہیں تو وہ بغیر درس و تدریس کے کام کے اس کے مستحق ہیں۔ اور اگر وہ غنی ہیں تو پھر اس کا وہ کسی طرح حق نہیں رکھتے۔ مدارس کے ناظمین کو ہر ہر مد کا پورا پورا خیال رکھنا ضروری ہے اور پوری دیانت داری سے کام کرنا چاہیئے ورنہ قیامت کے دن گرفتار عقوبت ہوں گے۔ زکوٰۃ کے روپے پیسے سے جو مدارس میں کھانا پکتا ہے وہ صرف انہیں طلباء کے لئے حلال ہے جو غریب مستحق زکوٰۃ ہیں۔ اس سے براہ راست غنی اور ہاشمی طلباء کو کھانا حرام ہے۔ ہاں اگر وہ کھانا غریب طلباء کو دے دیا گیا اور انہوں نے اپنی مرضی سے کسی غنی طلباء کو کھلا دیا تو جائز ہے۔

جو علماء دین غریب ہیں اور اپنے وقار اور عزت کے پیش نظر سوال کرنے سے عار محسوس کرتے ہیں ان کو زکوٰۃ دینا بہت بہتر ہے۔ عموماً جو نام نہاد فقرا پھٹے پرانوں کپڑوں میں گلیوں اور بازاروں میں الحاح کے ساتھ مانگتے نظر آتے ہیں۔ بہ حقیقت میں بہت غنی ہوتے ہیں۔ ان کو زکوٰۃ دینے کی بجائے اپنے جاننے پہچاننے شریف انسانوں کو زکوٰۃ دی جائے اپنی گلی محلہ اور پڑوس والے اور قرابتدار اور شہر کے غربا زکوٰۃ کا دوسروں سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ مساجد کی تعمیر اور میت کے کفن پر خرچ نہیں ہو سکتی اور اس طرح ہرگز زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ کئی مخیر لوگ اپنا وقار بنانے کے لئے کالجوں اور سکولوں کو ہزاروں روپیہ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ روپیہ غریب طلباء پر خرچ نہیں ہوتا بلکہ اس سے کالج کا سامان خریدتے ہیں یا اس کی عمارت پر خرچ کرتے ہیں۔ یا پروفیسروں اور ماسٹروں کو تنخواہ دیتے ہیں۔ یا اس سے پارٹیاں دیتے ہیں۔ اس طرح اس کو خرچ کرنے سے ہرگز زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

بقیہ صلوٰۃ الضحیٰ

اللہ تعالےٰ جنت میں ہزار ہزار محل عطا کرتا ہے۔ اور ہر ہر محل میں ہزار ہزار حور اور ہر ہر حور کے کے ساتھ ہزار ہزار خادم ہوگا۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اوابین میں شمار ہوتا ہے۔

متعدد روایات کے مطابق ضحیٰ کی نماز کی اکثر رکعات آٹھ ہیں بعض نے بارہ ذکر کی ہیں مگر نودی نے اس کو ضعیف کہا ہے اس کا وقت طلوعِ شمس سے لے کر استوا تک ہے۔ ماوردی نے کہا پسندیدہ تو یہ ہے کہ اس کا آخری وقت دن کا ربع حصہ گذرنے تک ہے۔

الحاج پیر سید نذر حسین شاہ صاحب علی پوری

صلوٰۃ الضحیٰ یا نماز اشراق یا چاشت

فجر کی نماز کے بعد جب سورج طلوع کرے اور خوب اونچا ہو جائے اس وقت چند رکعات نوافل پڑھنے کا ذکر حدیثوں میں آیا ہے۔ انہیں نوافل کو صلواۃ الضحیٰ یا اشراق یا چاشت کی نماز کہتے ہیں۔ احادیث اور اکابرین کے اقوال اور آثار میں اس نماز کی بہت خوبیاں اور فوائد و فضائل ذکر کئے گئے ہیں۔ ہم یہاں قارئین کے فائدہ کے لئے ان میں سے چند ایک کا بیان کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اے موسیٰ کیا تو پسند کرتا ہے کہ پہاڑ تیرے لئے دعا کریں۔ عرض کی ہاں اے میرے مولا! اللہ تعالیٰ نے فرمایا صلواۃ ضحیٰ کو لازم پکڑ۔ تیرے لئے پہاڑ دعا کریں گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دو رکعتیں ضحیٰ کی پڑھیں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی دس بار پڑھی اور دوسری میں سورۃ فاتحہ اور سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھی اس کے لئے رضوان اکبر واجب ہو گی۔ یعنی اللہ اس پر راضی ہو گیا اور یہ بہت بڑی نعمت ہے جس خوش نصیب کو مل گئی؛

حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غنیۃ الطالبین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے کہ تم ضحیٰ کی نماز میں یہ دو سورتیں پڑھو والشمس وضحٰھا ـــــ والضحیٰ والیل اذا سجیٰ

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ضحیٰ جنت کا نام ہے اور والیل جہنم کا۔

اور ایک روایت کے مطابق ضحیٰ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور والیل وہ رات ہے جس میں حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معراج ہوا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ صلواۃ ضحیٰ رزق کو کھینچتی اور فقر کو دور کرتی ہے۔

شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں میں پایا۔ ہم نے قبر کی روشنی تلاش کی تو اس کو قیام لیل (تہجد کی نماز) میں پایا۔ ہم نے منکر نکیر کے جواب کو تلاش کیا تو اس کو قرآن کی تلاوت میں پایا۔ ہم نے چاہا کہ قیامت کے دن پل صراط سے گذر جائیں۔ تو اس کو صدقہ میں پایا اور یہ چاہا کہ قیامت کے دن کی تشنگی سے امان پائیں تو اس کو روزے میں پایا۔ ہم نے چاہا کہ رزق میں برکت ہو تو اس کو صلواۃ ضحیٰ میں پایا۔

حضور علیہ الصلواۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ جنت کے ایک دروازے کا نام ضحیٰ ہے۔ قیامت کے دن فرشتہ پکارے گا جو مسلمان دنیا میں ضحیٰ پڑھا کرتے تھے وہ ادھر آئیں ان کے لئے جنت میں جانے کا یہ دروازہ ہے اس دروازے سے اللہ کی رحمت کے ساتھ

جنت میں داخل ہو۔ رواہ الطبرانی ۔

عمر ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ضحیٰ کی بارہ رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص اور آیت الکرسی "تین تین بار پڑھی اس کے لئے نازل ہوتے ہیں آسمان سے ستر ہزار فرشتے ان کے ہاتھ میں سفید رنگ کا کاغذ اور قلم ہوتی ہے وہ اس آدمی کے لئے نفخہ اولیٰ تک نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔ پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو آئیں گے اس کے پاس فرشتے ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں لباس کا جوڑا اور ہدیہ ہوگا۔ اور اس کی قبر پر کھڑے ہوں گے اور کہیں گے اے قبر والے کھڑا ہو اللہ کے فضل کے ساتھ تو آمنین میں سے ہے یعنے تجھے عذاب جہنم سے امان ہے۔

حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جو صلوٰۃ ضحیٰ پڑھنے کی عادت بنائے وہ غافلین سے نہیں لکھا جاتا ہے۔ اور جو کوئی ضحیٰ کے وقت چار رکعت نفل پڑھے وہ عابدین میں لکھا جاتا ہے اور جو چھ رکعت پڑھے وہ اس کے لئے اس دن میں کافی ہوتی ہیں یعنی اس کو کوئی تنگی اور تکلیف نہیں پہنچتی اور جس نے آٹھ رکعت پڑھیں وہ قانتین میں لکھا جاتا ہے اور جس نے بارہ رکعت پڑھیں اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے فجر کی نماز پڑھی اور اپنی جگہ پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ آفتاب نے طلوع کیا: پھر اس نے اللہ کی حمد پڑھی اور چند رکعت نفل نماز پڑھی تو اس کو ہر رکعت کے بدلے

بقیہ صفحہ ۲۰ پر

بقیہ - مجالس السنیہ

بصرہ کے بازار سے گذر رہے تھے کہ لوگ انکے پاس جمع ہوگئے انہوں نے کہا اے ابو اسحاق (یہ کنیت ہے) کیا وجہ ہے کہ ہم دعا مانگتے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا اس لئے کہ تمہارے دل دس چیزوں سے مر چکے ہیں ان میں سے پہلی چیز یہ ہے کہ تم نے رب تعالےٰ کو پہچانا اور اس کا حق ادا نہ کیا۔ دوسری چیز یہ ہے کہ تم زبان سے کہتے ہو کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے محبت ہے اور آپ کی سنت پر عمل نہیں کرتے ہو۔ تیسری چیز یہ ہے کہ تم قرآن پڑھتے ہو اور اس پر عمل نہیں کرتے ہو۔ چوتھی چیز یہ ہے کہ تم اللہ کی نعمتیں کھاتے ہو اور اسکا شکر ادا نہیں کرتے۔ پانچویں چیز یہ ہے کہ تم کہتے ہو کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اور پھر اس کی موافقت کرتے ہو اس کی مخالفت نہیں کرتے۔ چھٹی چیز یہ ہے کہ تم کہتے ہو کہ جنت حق ہے اور اس کیلئے عمل نہیں کرتے۔ ساتویں چیز یہ ہے کہ تم یہ کہتے ہو کہ نار حق ہے اور اس سے بھاگتے نہیں ہو۔ آٹھویں چیز یہ ہے کہ تم کہتے ہو موت حق ہے اور اسکے لئے تیاری نہیں کرتے ہیں۔ ناویں چیز یہ ہے کہ تم جب سو کر اٹھتے ہو تو اپنے عیبوں کو بھول کر لوگوں کے عیبوں میں لگ جاتے ہو۔ دسویں چیز یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھوں سے اپنے مردے دفن کرتے ہو اور اس سے عبرت نہیں پکڑتے ہو۔ جانو میرے بھائیو احادیث میں آیا ہے کہ دعا عبادت کا مغز ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ دعا کرنے والا اسی وقت دعا کرتا ہے جبکہ وہ تمام علائق سے منقطع اور مایوس ہو جاتا ہے اور یہ انقطاع عن الخلق اور ماسوی اللہ سے مایوس ہونا ہی توحید و اخلاص کی حقیقت ہے یہ بھی آیا ہے کہ دعا انبیاء کا ہتھیار ہے اور بہت اچھا ہتھیار ہے اور حدیثیں دعا کی فضیلت میں بہت مشہور ہیں۔

تحفۃ البہیۃ ترجمہ مجالس السنیہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ ماہ اپریل ۷۷ء)

سنت یہ ہے کہ نفس کو اس کی تمام شہوات مباحہ بھی نہ عطا کرے اور نہ تمام سے اس کو محروم کرے بلکہ اس میں اعتدال اور میانہ روی کی راہ اختیار کرے حسب ضرورت جو اس کی خواہش ہو جس سے چارہ نہیں اس کو دیدے ۔ اور کئی طرح کے کھانوں سے اور اس طعام سے جو بہت ہاتھوں میں گھرا ہوا ہے اجتناب کرے اور جب کھانے پینے سے فارغ ہو تو اللہ تعالےٰ کی حمد کرے ۔ ابو داؤد نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے پینے سے فارغ ہوتے تو فرماتے ۔

الحمد للہ الذی اَطۡعَمَ وَ سَقٰی وَسَوَّغَہٗ
وَجَعَلَ لَہٗ مَخۡرَجًا ۔

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے
کھلایا اور پلایا اور اس کو خوشگوار بنایا
اور اس کے نکلنے کی راہ بنائی ۔

کھانے پینے کے آداب مشہور ہیں اور بہت ہیں ۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ نے حدیث کے باقی حصہ کو یوں بیان فرمایا ۔

الرجل یطیل السفر

وہ مرد لمبا کرتا ہے سفر کو ۔ یعنی اکثر احوال میں وہ سفر میں ہی ہوتا ہے ۔ اس لئے کہ سفر کرنا طاعت بھی ہے مانند سفر کے واسطے حج اور جہاد وغیرہ کے ۔

قولہٗ اشعث

پراگندہ مو ۔ یعنی اس کے بال پریشان اور اور بکھرے ہوئے ہیں ۔

اس کا بدن اور کپڑے غبار آلودہ ہیں ۔

یمد یدیہ الی السماء

وہ اپنے ہاتھ دعا کے لئے آسمان کی طرف لمبے کرتا ہے ۔

یقول یارب یارب

وہ کہتا ہے اے میرے رب اے میرے رب اس سے واضح ہوا کہ آسمان کی چھت کی طرف دونوں ہاتھوں کا اٹھانا دعا کے آداب سے ہے اور یہ حدیث رسول اللہ سے بھی ثابت ہے ۔ اس لئے کہ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صلوٰۃ استسقاء میں اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا تھا یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی گئی اور حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا ۔

اللہ حَیٌّ کریم یستحی من عبدہٖ ان یرفع
الیہ کفیہ ثم یردھما صفرًا

اللہ بہت حیا والا ہے کریم ہے وہ اپنے بندے سے حیا کرتا ہے جو اس کی طرف اپنی ہتھیلیاں اٹھائے پھر وہ ان کو خالی پھیر دے یعنی اس کو کچھ نہ دے دعا کے وقت ہاتھوں کے اٹھانے کی یہ وجہ ہے

کہ آسمان دعا کے لئے قبلہ ہے۔

ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ

حرام وغذی بالحرام

اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پینا حرام اور اس کا لباس حرام ہے اور وہ غذا دیا گیا ہے ساتھ حرام کے۔

فانی یستجاب لہٗ

تو اس کی دعا کیسے قبول ہو۔ یعنی جس کا یہ حال اور یہ صفت ہو اس کی دعا کا قبول ہونا بہت دشوار ہے۔ اس حدیث میں کئی فوائد ہیں۔

یہ کہ ان میں سے دعا کی شرط اور اس کے موانع اور آداب کا بیان کرنا ہے (۲) اور یہ کہ معصیت اور محال کی دعا نہ کرے (۳) اور یہ کہ دعا کرنے والا جب دعا کرے تو اس کا قلب حاضر ہو اس لئے کہ روکا گیا ہے کہ کوئی غفلت سے دعا کرے (۴) اور یہ کہ اجابت کا یقین رکھے (۵) اور یہ کہ استعجال نہ کرے یعنی یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی اور اللہ نے قبول نہیں کی — اس لئے کہ یہ شان خداوندی میں بے ادبی ہے! اگر کوئی ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دعا سے جدا کر دے گا۔ اور پھر اجابت سے محروم ہو جائے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ بڑا گنہگار ہے جس نے عرفہ میں وقوف کیا اور گمان کیا کہ اللہ نے اس کا گناہ نہیں بخشا۔

(۶) اور یہ کہ خلافِ عادت چیز کا سوال نہ کرے کہ اس میں بے ادبی ہے اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا میں تمام امور کو عادت پر چلایا ہے! پس خرقِ عادت کی دعا اللہ کی قدرت کے خلاف قدم اٹھانا ہے جو منع اور سوء ادب ہے۔ بعض بزرگوں کا قول ہے کہ دعا اس کے اسم اعظم کے ساتھ مانگنی چاہیئے۔ پس جائز ہے اقتدا اور پیروی کرنا اس شخص کی کہ اس کے پاس علم ہے کتاب سے اس لئے کہ اس نے اسم اعظم کے ساتھ بلقیس کا تخت حاضر ہونے کی دعا مانگی۔ اور قبول ہوئی۔ حدیث میں حلال سے خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کے غیر سے خرچ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور بے شک لائق ہے کہ آدمی کا کھانا۔ پینا اور پوشاک وغیرہ حلال ہو۔ اس میں شبہ تک بھی نہ ہو اور جس نے دعا کرنا ہے اس کے لئے تو بہ نسبت اوروں کے زیادہ ضروری ہے کہ وہ حلال کا اہتمام کرے۔ وہب ابن منبہ نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک آدمی کو دیکھا کہ رو رو کر دعا مانگ رہا ہے۔ آپ اس کو دیکھتے رہے۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کے آگے عرض کی اے میرے رب کیا تو نے اپنے بندے کی دعا قبول نہیں فرمائی؟ اللہ تعالےٰ نے وحی فرمائی اے موسےٰ یہ شخص اگر اتنا روئے کہ اس کی سانس نکل جائے۔ اور اتنے ہاتھ اونچے کرے کہ آسمان کے کنارے کو چھونے لگیں میں پھر بھی اس کی دعا قبول نہیں کرونگا۔ حضرت موسےٰ نے عرض کی اے میرے رب اس کی کیا وجہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس کے پیٹ میں حرام ہے اور اس کے گھر میں حرام ہے۔

ابراہیم ابن ادہم رضی اللہ تعالےٰ عنہما

بقیہ صد ۲۲ پر

عبدالکریم موج
کوٹ جعفری

نعتِ شریف

مدینہ سے آئی ہوا کیسی کیسی
ہوئی ہر مرض کو شفا کیسی کیسی

سعادت میسر ہو گر تجھ کو زائر
تو واں دیکھ روشن فضا کیسی کیسی

دیارِ حبیبِ خدا، اللہ اللہ
معطر ہے صبح و مسا کیسی کیسی

بہار آفریں کوچہ، بازار اُن کے
ہے سیرِ حرم جانفزا کیسی کیسی

تواضع کناں سب ہیں اہل مدینہ
ہے آنکھوں میں اُن کی حیا کیسی کیسی

جہاں کے لئے لائے مژدۂ رحمت
لمژور ہے غارِ حرا کیسی کیسی

احکام خدائی سکھائے پڑھائے
اٹھائی مؤثر ندا کیسی کیسی

یہاں تک بتائے نتائج عمل کے
سزا کیسی کیسی جزا کیسی کیسی

درِ مصطفےٰ پہ جو سائل کھڑے ہیں
انہیں ہو رہی ہے عطا کیسی کیسی

اے سائل تری جھولی اپنی ہی تنگ ہے
ہے زوروں پہ بٹتی سخا کیسی کیسی

میں صدقے ترا حوصلہ یا محمد
عدو سے اٹھائی جفا کیسی کیسی

تری خو پیاری ہے منظورِ داور
ہے محبوب ہر اک ادا کیسی کیسی

ارے موج خاموش جا بے ادب ہے
ملی ان کو حق کی رضا کیسی کیسی

وفات حسرت آیات حاجی خوشی محمد ملتانی

حضرت الحاج خوشی محمد ملتانی خلیفۂ مجاز اعلیٰ حضرت امیر ملت علی پوری رضی اللہ تعالےٰ عنہ بمقام تربیلہ ضلع ہزارہ اچانک دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حاجی صاحب موضع کھبل ضلع ہزارہ حضرت امیر ملت قدس سرہ کے سالانہ عرس پر جو ہر سال مولانا پیر سید نذر حسین شاہ صاحب جماعت منزل میں ۱۴ر اگست کو کرایا کرتے ہیں — تشریف لے گئے، طبیعت بالکل ٹھیک تھی۔ رات کو کھانا کھایا اور عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں جہاں جلسہ تھا تشریف لے گئے۔ آپ نے میرے بعد قریباً ایک گھنٹہ وعظ فرمایا اور راقب صاحب کی رباعیات پڑھ کر لوگوں کو محظوظ کیا۔ فجر کی نماز کے بعد آپ اپنے پنڈی والے احباب کے ہمراہ اجازت لے کر رخصت ہو گئے۔ آپ کے بعد تقریباً سات بجے جب ہم نے دریائے سندھ کو بذریعہ کشتی عبور کیا اور تربیلہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں معلوم ہوا کہ جناب حاجی صاحب یہاں راستہ میں ایک درخت کے نیچے رحلت فرما گئے ہیں۔ آپ کو دل کا دورہ پڑا۔ دھڑکن تیز ہو گئی۔ ایک بار قے آئی اور روح قبض ہو گئی۔

حاجی صاحب کی ناگہانی موت سے ہم سب کو جو عرس شریف پر گئے ہوئے تھے، سخت صدمہ ہوا۔ حضرت پیر سید نذر حسین شاہ صاحب کی کوشش سے ملتان تک ایک بس کرایہ پر لی گئی۔ پیر صاحب خود اور کئی یاران طریقت ملتان تک آپ کے جنازہ کے ساتھ گئے۔ جناب پیر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد کو انہیں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

قارئین کرام سے دلی استدعا ہے کہ جناب حاجی صاحب کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ حاجی صاحب بڑے صالح شب بیدار، تہجد گزار آدمی تھے۔ حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ تھے۔ بڑے خلیق اور ملنسار انسان تھے جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین سے آپ کو خصوصی انس تھا۔ اکثر ان کے پاس جاتے رہتے تھے اور وہ بھی حاجی صاحب کی بڑی عزت کرتے۔ ادارہ انوار الصوفیہ حاجی صاحب کے اقرباء کے ساتھ غم میں برابر کا شریک ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ حاجی صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین (گوہر)

دعائے صحت

ہمارے مخلص پیر بھائی جناب انجم جو گزشتہ سال حج و زیارتِ روضۂ مطہرہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور آپ کا نعتیہ کلام انوار الصوفیہ میں شائع ہوتا رہتا ہے۔ ایک عرصہ سے بعارضہ ہرنیاں بیمار ہیں۔ جملہ قارئین ان کے لئے صحت و شفائے کاملہ کی خلوص قلب سے دعا فرمائیں۔ (گوہر)

موضع کھبل میں امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس شریف

موضع کھبل جو دریائے سندھ کے کنارہ پر بڑا پر فضا اور راحت افزا جگہ ہے جہاں آج سے کئی سال پہلے حضرت قبلہ عالم شہنشاہِ اقلیم ولایت امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریا کے کنارہ جماعت منزل کے نام پر ایک مکان تعمیر کروایا ہے اور آپ اکثر موسم گرما میں وہاں تشریف لے جاتے اور اس طرف کے یاروں کو دین کی تبلیغ کرتے اور فیوضات روحانیہ سے مستفیض کرتے تھے۔ اب وہ مکان تربیلہ ڈیم کی زد میں آگیا ہے۔

حضرت مولانا الحاج پیر سید نذر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی حضرت امیر ملت کے بعد ہمیشہ اگست میں تشریف لاتے ہیں اور ۲۴ راگست کو حضرت صاحب قبلہ عالم کا عرس شریف کراتے ہیں جس میں متعدد علماء اور نعت خوان حضرات پہنچتے ہیں۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد میں وعظ اور نعت خوانی بھی ہوتی ہے — حضرت پیر نذر حسین شاہ صاحب کا ہر سال یہ معمول ہوگیا ہوا ہے۔

امسال یہاں کا عرس شریف اور یارانِ طریقت کی حاضری — آخری حاضری تھی، اس لئے کہ یہ مکان تربیلہ ڈیم کی اسکیم میں آگیا ہے۔ اس سال بتوفیق الٰہی اس ناچیز گوہر کو بھی جناب صابر صاحب نعت خوان کی معیت میں یہاں کی حاضری کا اتفاق ہوا۔ آتے ہوئے ہم کو یارانِ طریقت راولپنڈی سے معلوم ہوا کہ ہم غازی سے ٹوپی جائیں وہاں سے دریا عبور کئے بغیر موضع کھبل میں بآسانی پہنچ جائیں گے اور کشتی کی زحمت اور اس کے خطرہ سے محفوظ و مامون رہیں گے۔

ہمارا قافلہ راولپنڈی سے جناب محمد امین بٹ ایڈووکیٹ کی قیادت میں مورخہ ۱۴ راگست بروز پیر صبح ناشتہ کے بعد قریباً ۷ بجے روانہ ہوا، اور قریباً ۱۲ بجے غازی پہنچے۔ وہاں سے موضع ٹوپی گئے لیکن جب وہاں سے یہ معلوم ہوا کہ یہاں سے کھبل نہ کوئی بس جاتی ہے نہ ویگن نہ ٹیکسی تو بہت کوفت ہوئی۔ آخر پھر واپس غازی آئے اور وہاں سے تربیلہ جانے والی بس پر سوار ہو کر دریا کو عبور کر کے حضرت صاحب کے مکان میں حاضری دی۔ بہت خوش ہوا ؛ تھکے ہوئے اور بھوک بھی لگ رہی تھی۔ حضرت پیر سید نذر حسین شاہ صاحب نے فرمایا۔ مولوی صاحب کیا کھاؤ گے گیا ہو گے۔ عرض کی حضور روٹی کھانی ہے اور پیاس لگ رہی ہے اس لئے پانی بھی پینا ہے اور پھر چائے کی بھی خواہش ہے۔ آپ نے تبسم فرمایا، اور شربت لانے کا خادم کو کہا۔ شربت سے پیاس بجھائی پھر کھانا کھایا بعدازاں چائے نوش کی پھر باجماعت مغرب کی نماز ادا کی۔

عشاء کی نماز کے بعد گاؤں کی جامع مسجد میں جلسہ شروع ہوا۔ ایک حافظ صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی بعدازاں ایک دو نعت خوانوں نے نعت شریف پڑھی۔ پھر جناب صوفی میاں صابر حسین صاحب قصوری نے نعت شریف سنائی۔ ان کے بعد جناب مولانا محمد شفیع صاحب خطیب اعظم کاموں کے نے ضرورت عمل پر جامع اور پر مغز تقریر فرمائی جس سے سامعین بہت خوش ہوئے : ان کے بعد جناب مولانا علامہ حافظ غلام رسول صدر احمد حسین مدرسہ نقشبندیہ

نے حضرت قبلۂ عالم امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا۔ ان کے بعد ایک نعت خواں نے نعت شریف پڑھی بعدازاں اس ناچیز غلام رسول گوہر ایڈیٹر انوارالصوفیہ کو وقت دیا گیا۔ میں نے اتباع رسول پر وعظ کیا ضمناً حضرت امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا اور آپ کی حیات طیبہ کو اتباع رسول کے رنگ میں پیش کیا۔ جس سے لوگ بہت محظوظ و مسرور ہوئے۔ اس کے بعد جناب الحاج خوشی محمد ملتانی (مرحوم) نے رباعیات راقب پڑھ کر سنائیں اور پند و نصائح بیان فرمائے۔ قریباً تین بجے یہ مبارک جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ حضرت مولانا الحاج پیر سید نذر حسین شاہ صاحب نے ایصال ثواب کیا اور تمام حاضرین غائبین کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ اگلے دن صبح کی نماز کے بعد تمام باہر سے آئے مہمان اجازت لے کر چلے گئے۔ علماء کرام کی حضرت صاحب پیر سید نذر حسین شاہ صاحب نے بڑی عزت فرمائی اور ان کو نوازشات کثیرہ سے نوازا۔ جناب حاجی خوشی محمد صاحب راستے میں تربیلہ کے قریب فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ایبٹ آباد اور کاکول

ایبٹ آباد اور کاکول دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ میاں صابر حسین اور فیاض احمد ہم تینوں تربیلہ سے ہری پور والی بس پر سوار ہو کر ایبٹ آباد اور پھر کاکول گئے۔ ہمارے ساتھ جناب صوفی کیپٹن علی گوہر صاحب کے لڑکے عطا محمد اور منظور احمد بھی تھے۔ جناب کیپٹن صاحب ہمیں اچانک دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ رات کو ٹیکسی پر بیٹھ کر ایبٹ آباد آئے۔ کیپٹن صاحب نے ہمیں تھوڑے سے وقت میں ایبٹ آباد کے اکثر بازاروں کی سیر کرائی۔ ایک رات ہم نے کاکول قیام کیا۔ اگلے دن ہم ۱۵ اگست کو وہاں سے رخصت ہو کر رات کو ۹ بجے قصور پہنچے۔ جناب کیپٹن علی گوہر صاحب اور ان کے فرزندان نے جو ہماری مہمان نوازی اور خدمت کی ہم اس کے مشکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

گولڑہ شریف کی حاضری

۱۳ اگست بروز اتوار ہم راولپنڈی سے بس پر سوار ہو کر قریباً ۴ بجے شام گولڑہ شریف گئے۔ میرے ساتھ جناب میاں صابر حسین صاحب اور میاں فیاض احمد قصوری تھے۔ وہاں پہنچ کر حضرت مولانا الحاج پیر سید غلام محی الدین صاحب کی نشست گاہ میں حاضر ہو کر زیارت کی۔ آپ بڑے خلق اور محبت سے ملے۔ پیر صاحب کی مسجد جو آپ کے روضہ کے قریب ہے دیکھی دوگانہ ادا کیا۔ مسجد بڑی خوبصورت اور عظیم الشان قابل دید ہے۔ اور بہت وسیع ہے۔ اس کے بائیں جانب پیر صاحب گولڑہ کا سنگ مرمر کا بنا ہوا مزار شریف ہے۔ اس پر حاضری دی اور ایصال ثواب کیا اور دعا مانگی۔ اور وہاں سے پیر صاحب کی تصنیفات سے دو کتب فتاویٰ مہریہ۔ اور مقالات مرضیہ یعنی ملفوظات مہریہ خریدیں اور رات کو راولپنڈی واپس آ گئے۔

ملاقاتِ مظہر

راولپنڈی ۱۳/ اکتوبر بروز اتوار اپنے دیرینہ اور مخلص اور پیارے دوست جناب حافظ مظہر الدین چشتی مصنف نشان راہ حضرت مولٰنا نواب الدین صاحب پیر طریقت مشہور زمانہ کے صاحب زادہ کی ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ جناب مظہر الدین صاحب عالم فاضل ہونے کے علاوہ بہت بلند پایہ شعراء میں سے ہیں۔ آپ کا نعتیہ کلام بنام تجلیات منصۂ شہود پر آچکا ہے۔ آپ کے سینے میں عشق رسول کا سوز وگداز بھرا ہوا ہے۔ ہر وقت تصور رسول اور مدحت رسول میں معروف رہتے ہیں۔ امسال خشکی کے راستے در رسول پاک پر حاضری کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ کی زندگی اور میری زندگی عہد طفولیت سے تا شباب ایک ساتھ گذری ہے۔ میرے لئے باعثِ فخر ہے کہ ایسا لائق شہرہ آفاق انسان میرا دوست ہے۔ مجھ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے گلے سے لپٹ گئے۔ اور پھر خوب باتیں ہوتی رہیں۔ ماضی کا ایک ایک واقعہ سامنے آگیا۔ قریباً تین گھنٹے وہاں قیام کیا اور معلوم ہوا کہ تین لمحے ہی گذرے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امیر الملت کا یوم وصال

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حجۃ الکاملین اعلیٰ حضرت مولانا الحاج الحافظ پیر سید جماعت علی شاہ قدس سرہ کا سالانہ عرس شریف حسب معمول سابق مورخہ ۱۶/۱۷ اگست کی درمیانی شب بروز بدھ وار آستانہ عالیہ علی پور شریف منعقد ہوا۔ جس میں علماء کرام نے اپنے مواعظ حسنہ سے قلوب کو تابندہ کیا۔ اور نعت خوان حضرات نعت خوانی کی ۔ جملہ یارانِ طریقت اس رات کی روحانیت سے مستفیض ہوں

نصیحت المسلمین والمسلمات

یہ کتاب پنجابی نظم میں پند ونصائح پر مشتمل ہے

قیمت ۵۰ پیسے

تصویر یا تصور

مصنفہ خان بہادر بخش مصطفیٰ علی خان صاحب اس میں با دلائل تصویر کی حرمت اور تصور کی اباحت ثابت کی گئی ہے۔ ٹائیٹل دیدہ زیب لکھائی چھپائی عمدہ

قیمت ایک روپیہ

اخبار ـــــ آستانہ عالیہ

اعلیٰحضرت عظیم البرکت شمس الملت مولانا الحاج پیر سید نور حسین شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور شریف تشریف فرما ہیں۔ دیگر حضرات بھی علی پور شریف ہیں۔ حضرت مولانا الحاج معین الملت وامت برکاتہم بفضلِ ایزد امسال بھی حرمین الشریفین کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں۔ درخواست آپ نے بھیج دی ہے اور روپیہ جمع کروا دیا ہے۔ غالباً آپ ستمبر کو تشریف لے جائیں گے۔ اور رمضان کے دو ترے مدینہ شریف رکھیں گے۔

آستانہ عالیہ میں ۲۹۔ اگست بروز بدھ حضرت امیر ملت کا یوم وصال منایا جا رہا ہے جس میں پاکستان کے طول و عرض سے عقیدتمندان پروانہ وار حاضری دیں گے۔

جناب پیر سید نذر حسین شاہ صاحب کھبل ضلع ہزارہ تشریف لے گئے۔ وہاں ۱۴ اگست کو حسب معمول سابق آپ نے ایک اجلاس میں حضرت قبلہ عالم قدس سرہٗ کا سالانہ عرس منعقد فرمایا۔

حضرت مولانا الحاج پیر سید بشیر حسین شاہ صاحب گذشتہ ایام جہلم اور میرپور کے علاقہ میں یاران طریقت کے بیہم اصرار سے تشریف لے گئے تھے۔ اور ۱۹ اگست کو قصور مستری نور احمد ساقی کوٹ عثمان خاں کی لڑکی کے عقد نکاح کی تقریب پر تشریف لائے اور ایک رات قیام فرما کر علی پور شریف چلے گئے۔

چک $\frac{9}{1\text{-}7}$ ضلع ساہیوال

حضرت امیر ملت قدس سرہ کا پہلا سالانہ عرس بنام یوم شاہ جماعت مورخہ ۲۷ جولائی بروز جمعرات پیر بھائی محمد عالم کے اہتمام سے حضرت مولانا الحاج معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ کی صدارت میں بڑی دھوم دھام اور تزک و احتشام سے منایا گیا۔ جس میں حضرت معین الملت وامت برکاتہم نے کھڑے ہو کر ۲ گھنٹہ حضرت امیر ملت کے حالات کو بڑی فصاحت سے بیان فرمایا۔ آپ کی تقریر کے اقتباسات کسی دوسری جگہ شائع کئے جائیں گے۔ آپ کی تقریر پر تاثیر تھی۔ اور لوگ نہایت محفوظ ہو رہے تھے۔ یہ مبارک جلسہ چک کی مسجد کے سامنے کھلے میدان میں رات کو عشاء کی نماز کے بعد ہوا۔ اطراف و اکناف سے بکثرت یاران طریقت آئے ہوئے تھے۔ آپ کے علاوہ مولانا الحاج حافظ نور احمد صاحب قصوری اور راقم الحروف غلام رسول گوہر اور مولانا مولانا محمد شفیع خطیب کاموں کے نے بھی تقریر کی۔

ارتحال

موضع بدھو کی تحصیل چونیاں ضلع لاہور ۔ صوفی محمد عمر صاحب صوفی نور محمد صاحب نقشبندی جماعتی کے بڑے بھائی مورخہ ۳۱ر جولائی بروز پیر ۸ بجے شام کو دنیائے فانی سے رحلت کر گئے ۔ مرحوم حضرت امیر ملت قدس سرہ علی پوری کے مخلص مریدین میں سے تھے ۔ اور نہایت صالح اور نیک انسان تھے ۔ جملہ قارئین رسالہ کی خدمت میں استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کریں ۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے ۔ آمین

نبیرۂ اعلےٰ حضرت امیر ملت رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں ۔ ان ایام میں لاہور سروس ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔ جملہ قارئین سے استدعا ہے کہ آپ کی صحت تامہ کے لئے خلوص قلب سے دعا کریں ۔

تجلیات

حافظ مظہر الدین صاحب
کے نعتیہ کلام کا مجموعہ ۔
لکھائی چھپائی نہایت نفیس
قیمت ۵/۰۰ روپے

برکات علی پور
خزانہ تبراہ شریف

اس میں سلسلہ نقشبندیہ جماعتیہ کے تمام مشائخ کے احوال کا ذکر کیا گیا ہے اور مشائخ نقشبندیہ کے معمولات اور ان کے ملفوظات کو بھی بیان کیا گیا ہے ۔

قیمت ۳/۰۰ روپے

افضل الرسل

اس کو حضرت زبدۃ العارفین حضرت سراج الملت علامہ پیر سید محمد حسین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی افضلیت میں لکھا ہے۔ اس کے پڑھنے سے ایمان تازہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت ۳/=

حضور سرور کائنات صلعم کی ارشاد فرمودہ دعاؤں کا مجموعہ۔ قیمت ۷۵/-

کوثر و تسنیم

آج ہی منگوائیے اور اپنے بچوں کو زبانی یاد کرائیے۔ ان سے معمولات زندگی سنور جائیں گے

مکتبہ انوار الصوفیہ قصور۔ ضلع لاہور

انوار رسالت

حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل وسیر میں حاجی اللہ دوھایا صاحب کو کب ہدایت کی بڑی عمدہ تصنیف ہے اس میں فضائل مصطفوی کے علاوہ کئی مفید فقہی مسائل بھی حاجی صاحب نے لکھ دیئے ہیں اخیر میں حضرت امیر ملت و صاحبزادگان کا تذکرہ بھی لاحق کیا گیا ہے۔ قیمت تین روپے

پتہ :- پیپلز کالونی ۲ ۸/A حاجی اللہ دوھایا لائل پور

زکوٰۃ فنڈ

رجب کے مہینہ میں امسال بھی دینی درسگاہوں کے بہت سے طلبا کے خطوط آئے ہیں کہ ان کے نام زکوٰۃ فنڈ سے ایک سال کے لئے رسالہ انوار الصوفیہ جاری کیا جائے۔ اس لئے مخیر حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ آج ہی زکوٰۃ سے فراخدلی سے معقول رقم ارسال کریں۔ تاکہ مستحقین کے نام رسالہ جاری کیا جائے۔ جو احباب اس درخواست پر عمل کریں گے ان کا نام رسالہ میں شائع کیا جائے گا اور ساتھ ہی ان کا شکریہ بھی ادا کیا جائے گا۔

کیا وجہ ہے؟

ہر ماہ رسالہ میں قریباً پچاس خریداروں کی خدمت میں سرخ نشان سے چندہ ختم ہونے کی اطلاع کی جاتی ہے۔ مگر ان میں سے دو تین آدمی اپنا چندہ ارسال کرتے ہیں اور باقی خاموش رہتے ہیں۔ مہربانی فرما کر اطلاع پانے کے فوراً بعد اپنا چندہ بھیج کر شکریہ کا موقع دیں۔

Regd. No. L-7478